خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات | 31۔اکتوبر 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 249 | جمعرات 17 جمادی الثانی۔1417ھ 31 اخاء 1375ھش 31 اکتوبر 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعمال کے لئے اخلاص شرط ہے

اخلاص ہو تو اللہ تعالیٰ تو ایک ذرہ بھی نیکی کو ضائع نہیں کرتا اس نے تو خود فرمایا ہے (-) اگر ذرہ بھر نیکی ہو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا اجر پائے گا پھر کیا وجہ ہے کہ اس قدر نیکی کر کے پھل نہیں ملتا اس کی وجہ یہی ہے کہ اس میں اخلاص نہیں آیا ہے اعمال کے لئے اخلاص شرط ہے (-) یہ اخلاص ان لوگوں میں ہوتا ہے جو ابدال ہیں۔ یہ لوگ ابدال ہو جاتے ہیں اور وہ اس دنیا کے نہیں رہتے۔ ان کے ہر کام میں ایک خلوص اور اہلیت ہوتی ہے لیکن دنیاداروں کا تو یہ حال ہے کہ وہ خیرات بھی کرتے ہیں تو اس کے لئے تعریف اور تحسین چاہتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خالص اعمال محض للہ اخلاص اور ثواب کے ماتحت بجا لانا بھی ایک پہاڑ ہے اور سخت دشوار گذار گھاٹی سے مشابہ ہے۔ ہر ایک پاؤں کا یہ کام نہیں کہ وہاں پہنچ سکے۔ دیکھو دنیوی امور میں تو اک ظاہر نتیجہ مدنظر ہوتا ہے اور امر مخصوص کے واسطے کوشش کی جاتی ہے اور ضمیر میں ایک خاص غرض اور مقصد مدنظر رکھ کر محنت کی جاتی ہے اور کامیابی کے واسطے کس قدر جان توڑ کوشش کی جاتی ہے۔ حصول عزت اور مدارج کے پانے کے واسطے کیسی کیسی جانکاہ سختیاں برداشت کرنی پڑتی ہیں کہ بعض اوقات انسان ان محنتوں کی وجہ سے پاگل اور مجنون اور بعض اوقات ایسے عوارض میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ سل اور دق وغیرہ امراض اس کے لاحق حال ہو جاتی ہیں۔ جب دنیوی امتحانات کی گھاٹیاں ایسی مشکل ہیں تو پھر دینی اور روحانی مقاصد کی گھاٹیاں جن کے نتائج ابھی ایک قسم کے پردہ غیب میں ہیں اور بعض ظنی طبائع ان کے وجود اور عدم وجود میں بھی فیصلہ نہیں کر سکتے ان کے حصول کے واسطے پھر کیسی کیسی محنت اور کوشش کی ضرورت ہے۔ یہ خیال کر لینا کہ ہم ایک پھونک سے خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتے ہیں اور صرف لسانی اقرار سے ہی پاک ہو سکتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کا خیال ہے جنہوں نے اصلاح نہ کبھی دیکھی اور نہ سنی۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 563)

درخواست دعا

○ مکرم شمشاد احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ واشنگٹن امریکہ سے لکھتے ہیں۔

محترم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب ظفر نائب امیر جماعت احمدیہ امریکہ کافی دنوں سے مختلف عوارض سے بیمار چلے آرہے ہیں گذشتہ دنوں ان کا ہرنیا کا اپریشن ہوا۔ اور اب ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق انہیں یرقان اور جگر کی تشویشناک خرابی ہے۔ آپ ڈیٹن کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

احباب سے ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم میجر (ر) حمید احمد کلیم صاحب دارالصدر شمالی ربوہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی چوہدری انیس احمد مینیجر شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین کا لاہور میں مورخہ 2۔ نومبر کو دل کا اپریشن ہو رہا ہے۔ خصوصی دعا کے لئے دردمندانہ درخواست ہے

سانحہ ارتحال

○ عزیز مکرم فرقان اللہ خان خلیل مندرانی بلوچ آف تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان، عمر 18 سال مورخہ 96-10-4 بروز جمعہ کوٹ ادو ٹی پی نہر میں ڈوب کر وفات پا گیا۔ تین دن کی تلاش کے بعد 96-10-6 کو نعش ملنے پر مکرم محمود مجیب اصغر صاحب امیر ضلع مظفر گڑھ نے جنازہ پڑھایا۔ اسی دن جسد خاکی ربوہ لایا گیا اور قبرستان عام میں تدفین ہوئی۔ عزیز موصوف ایف اے کا طالب علم تھا۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا۔ احباب جماعت سے جملہ پسماندگان کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور عزیز کو جوار رحمت میں جگہ دے۔

○ محترمہ حسین بی بی صاحبہ زوجہ محترم ماسٹر عنایت اللہ صاحب (وفات یافتہ) وزیر آباد، عمر 75 سال بقضائے الٰہی مورخہ 96-10-27 وفات پا گئیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ موصوفہ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ دوسرے روز مورخہ 96-10-28 کو احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

بھوکوں کی مدد کرنے سے اللہ تعالیٰ قحط کی تنگی سے نجات دلاتا ہے

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب امام جماعت احمدیہ الاول)

پھر (دین حق کو ماننے والا) سب سے بڑا معاہدہ خدا سے کرتا ہے کہ میں نیک نمونہ ہوں گا۔ میں فرمانبردار ہوں گا۔ میں اپنے ہاتھ اور اپنی زبان سے کسی کو دکھ نہ دوں گا۔

اور ایسا ہی ہماری جماعت امام کے ہاتھ پر معاہدہ کرتی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ رنج میں راحت میں عسر یسر میں قدم آگے بڑھاؤں گا۔ بغاوت اور شرارت کی راہوں سے بچنے کا اقرار کرتا ہے۔ غرض ایک عظیم الشان معاہدہ ہوتا ہے۔ پھر دیکھا جاوے کہ نفسانی اغراض اور دنیوی مقاصد کی طرف قدم بڑھاتا ہے یا دین کو مقدم کرتا ہے۔ عام مخلوقات کے ساتھ (-) نیکی کرتا ہے یا نہیں ہر امر میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھے مقدمہ ہو تو جھوٹے گواہوں جعلی دستاویزوں سے محترز رہے۔ دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے وعظ کہنا بھی مفید امر ہے۔ اس سے انسان اپنے آپ کو بھی درست بنا سکتا ہے جب دوسروں کو نصیحت کرتا ہے تو اپنے دل پر چوٹ لگتی ہے۔

امر بالمعروف میں ابرار کی ایک صفت ہے اور پھر قسم قسم کی بدیوں سے رکتا ہے (-) جب خود بھلائی حاصل کرتے ہیں ظالم لنفسہ ہوتے ہیں تو دوسروں تک بھی پہنچاتے ہیں۔ (-) جو معاہدہ جناب الٰہی سے کیا ہو اس کو وفاداری سے پورا کرے اور نیکی یوں حاصل کرے کہ میرے ہی افعال نتائج پیدا کریں۔ ایک فلسفی مسلمان کا قول ہے:-

گندم از گندم بروید جو ز جو
از مکافاتِ عمل غافل مشو

(-) اور کھانا دینے میں دلیر ہوتے ہیں۔ مسکینوں۔ یتیموں اور اسیروں کو کھلاتے ہیں کلام الٰہی میں لباس اور مکان دینے کی تاکید نہیں آئی۔ جس قدر کھانا کھلانے کی آئی ہے ان لوگوں کو خدا نے کافر کہا ہے جو بھوکے کو کہہ دیتے ہیں کہ میاں تم کو

باقی صفحہ 7 پر

خدا تعالیٰ نشان دکھانے میں بندے کی خواہش اور ارادے کے ماتحت نہیں ہوتا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

BBC

Digitized by Khilafat Library Rabwah

31- اخاء 1375 ہش — 31 - اکتوبر 1996ء

حقیقی پاکیزگی کا حصول

تدبیر اور دعا پر ایک ساتھ عمل کرنا انتہائی ضروری ہے۔ انسان سوچتا ہے اور اس کی سوچ درست بھی ہو سکتی ہے اور غلط بھی۔ اسے خدا تعالیٰ سے دعا کرنے کی ضرورت ہے کہ اس کی سوچ ٹھیک ہو اور وہ ٹھیک نتائج پیدا کرے۔ اگر وہ دعا نہ کرے اور صرف اپنی تدبیر پر بھروسہ کر کے اپنے کام سرانجام دے تو یقیناً اسے خدا تعالیٰ کی وہ مدد حاصل نہیں ہو سکتی جو دعا کے ذریعے وہ حاصل کر سکتا ہے۔ اور تدبیر اور دعا کے متعلق یہ یاد رکھنے والی بات ہے کہ انسان اپنی ہر حرکت اور اپنے ہر سکون کے لئے تدبیر اور دعا دونوں کو جاری رکھے۔ روزمرہ کی باتوں کے لئے بھی جانے یا انجانے میں وہ تدبیر کرتا ہے۔ پس اس کے لئے بھی دعا جاری رکھنی چاہئے اور اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے' اپنے کردار کو خوبصورت بنانے کے لئے بھی اسے تدبیر اور دعا کی ضرورت ہے۔

تدبیر کے بغیر از خود انسانی کردار بدل نہیں سکتا۔ جو عادتیں پڑ جاتی ہیں وہ بغیر کسی تکلف کے انسان کو کسی خاص زاویے پر کام کرنے کی طرف مائل رکھتی ہیں۔ اگر انہیں بدلنا ہے تو یقیناً تدبیر کرنی پڑے گی اور کوشش کرنی پڑے گی۔ اور تدبیر اور کوشش کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کی ضرورت پڑے گی اور کردار کا بدلنا یا کردار کو بہتر بنانا صرف ان لوگوں کی ضرورت نہیں ہے جو کردار کے اچھے نہیں ہیں۔ بلکہ اچھے کردار والوں کو بھی اپنے کردار کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ جہاں تک بہتری کا سوال ہے اس کے لئے کوئی حد بندی نہیں کی جا سکتی۔ انسان اچھا ہو تو اس سے بھی اچھا بن سکتا ہے اور پھر وہ اچھائی کا سفر طے کرنے لگے تو اچھے سے اچھا بنتا چلا جائے گا۔

پس یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ہم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جسے اپنے کردار کو مزید بہتر بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم جہاں بھی کھڑے ہیں اور جو کچھ بھی کرتے ہیں وہ ہماری آخری حد نہیں ہے۔ کیونکہ خوش کرداری اللہ تعالیٰ کی صفات کو دیکھ کر انسان پیدا کر سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ غیر محدود ہے اس لئے جہاں تک ہمیں اپنے آپ کو اچھا بنانے کی ضرورت ہے یہ کہنا نامناسب نہ ہو گا کہ ہمیں ہمیشہ اپنے آپ کو اچھے سے اچھا بناتے رہنا چاہئے۔

جہاں تک ہماری تدبیر کا تعلق ہے اس میں کئی باتیں آتی ہیں۔ بعض اوقات ہمیں بعض لوگوں کی صحبت ترک کرنی پڑتی ہے۔ بعض اوقات بعض مقامات پر جانے سے گریز کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ یہ دو باتیں خاص طور پر انسان کے کردار پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ برے لوگوں سے ملیں تو ان کی بری عادتیں ہم میں سرایت کر سکتی ہیں۔ بری جگہوں پر جائیں تو ہماری آنکھیں اور ہمارے کان ہمیں برائی کی تحریک کر سکتے ہیں۔ پس ان دونوں باتوں کے لئے کوشش کی ضرورت ہے۔ اور جوں جوں ہم یہ کوشش کرتے چلے جائیں ہم دیکھیں گے کہ ہمیں پاکیزگی حاصل ہوتی جا رہی ہے اور ہمارا کردار پہلے سے بہتر بنتا چلا جا رہا ہے۔

جہاں تک دعا کا تعلق ہے یہ ہمیں شروع ہی سے سمجھ لینا چاہئے کہ خدا تعالیٰ سے دعا کرنے سے ایک قوت ملتی ہے' ایک طاقت ملتی ہے' ایک سکینت ملتی ہے اور جب خدا تعالیٰ رجوع برحمت ہوتا ہے تو ہماری مرادیں بر آتی ہیں اور پھر خدا تعالیٰ نے خود ہی فرمایا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو اور میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔

پس نیک بننے کے لئے' پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے' اپنے کردار کو بہتر بنانے کے لئے' ان دونوں باتوں کی ضرورت ہے تدبیر بھی کی جائے اور دعا بھی کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان دونوں باتوں کی توفیق عطا کرے۔

سارے اک دوسرے سے پیار کریں
نام نفرت کا بھول جائیں اب
ہے تقاضا یہی زمانے کا
اور اسی میں ہے اب رضائے رب

ابو الاقبال

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 258 گھرانوں کے 923 مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جا رہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔

اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جا رہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس مبارک تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

ج۔ نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش' تعلیم' اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

یاد رفتگان کے متعلق
ضروری گزارش

یاد رفتگان کے متعلق ایک دفعہ پھر یہ بات کہنا ضروری ہے کہ جس کے متعلق آپ مضمون لکھ رہے ہیں اس شخص کی زندگی پر غور کیجئے اور جو نیکیاں اور اچھائیاں اس شخص میں آپ کو نظر آئیں وہ قلم بند کیجئے۔ ایسا نہ ہو کہ غور کرنے کے بغیر آپ لکھنا شروع کر دیں اور ہر وہ نیکی جو کہیں نہ کہیں آپ کو ملتی ہے اس شخص کی زندگی میں شامل کر دیں۔ چاہے اس میں وہ ہو یا نہ ہو۔

اس مضمون کو حقیقت نگاری کا آئینہ دار ہونا چاہئے۔ کسی ایک خوبی کا ذکر بھی قارئین کے دل میں نہ صرف دعا کا جذبہ پیدا کر سکتا ہے بلکہ اسے اپنانے کی خواہش بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ پس اس بات کا خیال رکھئے کہ یاد رفتگان میں جس شخص کی زندگی کے متعلق آپ تحریر کرنا چاہتے ہیں صرف اس میں موجود خصائل اور خوبیوں ہی کا ذکر کیا جائے۔ یہ بات یقیناً خدا تعالیٰ کو بھی پسند ہو گی اور ہمارے قارئین بھی اس حقیقت سے آگاہ ہوتے رہیں گے کہ ضروری نہیں کہ ہر شخص میں دنیا بھر کی سب خوبیاں موجود ہوں کسی میں کوئی خوبی ہے اور کسی میں کوئی۔ اگر ہم اس شخص میں موجود خوبیوں کا ذکر کریں چاہے وہ تعداد میں تھوڑی ہی ہوں تو یقیناً قارئین اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔

(ادارہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ لجنہ اماء اللہ

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا مقام

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی نظر میں

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے 27 مئی / ہجرت 1356ہش / 1977ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بہت خادمانہ اور بلند مقام کی حامل تھیں: آپ (۔) بڑی ہی بے نفس اور مرد و زن کے لئے ایک نمونہ تھیں"

ہر احمدی مرد اور عورت کا فرض ہے کہ وہ اس نمونہ کی پیروی کرے۔ اور بے لوث رنگ میں احکام الٰہی کی بجا آوری کی طرف توجہ دے۔

حضرت امام جماعت الثالث نے فرمایا:۔

"بڑا عجیب بڑا بلند اور بڑا خادمانہ مقام تھا حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ہماری پھوپھی جان کا بے حد دعائیں کرنے والی اور بہت ہی تسلی دینے والی تھیں۔ لوگ دعا کے لئے کثرت سے خط لکھتے تھے اور ان کے لئے باقاعدگی سے دعائیں کرتی تھیں اور ان کو تسلی دیتی تھیں اور بالکل بے نفس تھیں مجھے علم ہے کہ کئی لوگ ایسے ہیں جنہوں نے ان کا ہزارواں حصہ بھی سچی خوابیں نہیں دیکھیں اور ان کو ولی اللہ بننے کا شوق پیدا ہو جاتا ہے۔ اور انہوں نے ہزار گنا زیادہ سچی خوابیں دیکھیں۔ لیکن کوئی خیال ہی نہیں۔ یہ کوئی اپنا ہنر تو نہیں نا۔ اگر خدا تعالیٰ اپنے کسی بندہ کو اپنی رحمت سے نوازتا اور اس سے پیار کرتا ہے اور اس کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور رؤیا اور کشوف کے ذریعے اس کو آئندہ ہونے والی باتوں کی اطلاع دیتا ہے تو یہ محض اس کا فضل ہے۔ آپ کو بڑے کھلے رویا ہوتے تھے اور بچپن کے زمانہ سے ہی ہوتے تھے۔ میں نے جب بعض دوستوں سے آپ کی چند ایک خوابوں کا ذکر کیا تو میرا خیال تھا کہ شائد آپ کی یہ خوابیں چھپی نہیں۔ لیکن بعد میں پتہ لگا کہ چھپ گئی ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ کی یہ عادت تھی کہ آپ سب کو کہتے تھے کہ دعائیں کرو۔ جب آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اطلاع ملنی شروع ہوئی کہ آپ کے کوچ کا وقت قریب ہے تو اس وقت بھی آپ کہتے تھے کہ خدا سے دعائیں کرو۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی عمر اس وقت دس گیارہ سال کی تھی ان کو بھی کہا کہ دعا کرو تو آپ نے بہت ہی واضح خواب دیکھی جو تعبیر طلب تھی اور خود ان کو بھی پتہ نہیں لگا ہوگا کہ اس کا مطلب کیا ہے (۔) بڑی روشن خوابیں دیکھنے والی تھیں اور بالکل بے نفس تھیں (۔) حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ ساری تدابیر کر کے اور انتہائی تدابیر کر کے سمجھو کہ ہم نے کچھ نہیں کیا اور سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کر کے سمجھو کہ ہم نے کوئی قربانی نہیں دی۔ جب تک دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی رحمت کو حاصل کر کے تدبیر کو باثمر نہ بنایا جاسکے اس وقت تک تدبیر لایعنی ہے اور جب تک دعا کے ساتھ اس کی رحمت کو جذب کر کے اپنے اعمال کو مقبول نہ بنایا جاسکے۔ یعنی یہ کہ خدا تعالیٰ ان کو قبول بھی کرلے (اصل تو یہی چیز ہے) اس وقت تک ان پر کوئی ثمر پیدا نہیں ہوتا۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ایک نمونہ تھیں مرد و زن کے لئے اور بڑا اچھا نمونہ تھیں ہم خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والے ہیں اور ہر احمدی عورت اور ہر احمدی مرد کا یہ فرض ہے کہ وہ اس نمونہ کے پیچھے چلے اور بے لوث رنگ میں خدا تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری کی طرف توجہ دے۔ اور خدا کی مخلوق کی خدمت میں لگا رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل 20 جولائی 1977ء)

10 جون 1977ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے بارے میں فرمایا:۔

"ہمارے لئے دو صدمے اوپر نیچے آئے پہلے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ہماری محترمہ پھوپھی جان کی وفات ہوئی اور پھر چند دن کے بعد محترم ابوالعطاء صاحب کی وفات ہوئی۔ آپ سب مرد و زن اور چھوٹے بڑے اچھی طرح سمجھ لیں کہ ہم بت پرست نہیں ہیں۔ ہم خدائے واحد و یگانہ پر ایمان لاتے ہیں اس خدا پر جس نے خود کو محمد رسول اللہ ﷺ پر ظاہر کیا اور آپؐ کے طفیل دنیا نے اس قادرانہ اور متصرفانہ عمل کرنے والے فیصلہ کرنے والے کی قدرتوں کے جلووں کا مشاہدہ کیا۔ ہم اس قادر و توانا خدا پر ایمان لائے ہیں اور اسی پر ہمارا توکل اور اسی پر ہمارا بھروسہ ہے۔ اس قسم کی ہستیاں اس قسم کے وجود ہمارے لئے نمونہ بنتے ہیں۔ اور بنیادی چیز جس میں وہ ہمارے لئے نمونہ بنتے ہیں یہ ہے کہ وہ خدائے رحمان سے منہ موڑنے والے نہیں ہوئے۔

(۔) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص رحمٰن کے ذکر سے منہ موڑے اس پر ہم شیطان مستولی کرتے ہیں اور وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے اور ہدایت اور صداقت اور سچائی کی راہوں سے اسے روکتا ہے لیکن وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہے۔ بات یہ ہے کہ جہاں تک ہدایت یافتہ ہونے یا نجات یافتہ ہونے کا تعلق ہے۔ یہ صفت رحیمیت کے طفیل نہیں بلکہ صفت رحمانیت کا اس سے واسطہ ہے (۔) رحیمیت کا تعلق ہمارے اعمال سے ہے اور رحمانیت کا تعلق اس واقعہ سے ہے کہ ہم خواہ کتنی ہی بڑی چیز خدا کے حضور پیش کردیں۔ خدا تعالیٰ جو خالق کل اور مالک کل اور غنی ہے اس کو تو اس چیز کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ اگر وہ چاہے تو اپنی رحمانیت سے اسے قبول کرلے اور اگر چاہے تو اپنی رحمانیت کا جلوہ نہ دکھائے اور اسے رد کردے۔

(۔) کروڑوں خدا کے بندے پیدا ہوئے جنہوں نے خدائے رحمان کو پہچانا اور اس کی عظمت و رحمانیت کے نتیجہ میں اپنے بے کسی کا احساس ان کے دلوں میں پیدا ہوا۔ اور انہوں نے اس حقیقت کو سمجھ لیا کہ ہم کچھ بھی نہیں ہیں ہم اسی وقت کچھ بنتے ہیں کہ جب خدا تعالیٰ جو بغیر عمل اور استحقاق کے اپنی رحمت سے نوازنے والا ہے۔ اپنی رحمت سے نواز دے۔ اس لحاظ سے ہمارے زندہ رہنے والے بزرگ بھی اور ہمارے جانے والے بھائی بھی اور بہنیں بھی اور بزرگ مائیں اور پھوپھیاں بھی (جو بھی جسمانی اور روحانی رشتے ہم ان سے رکھتے ہیں) ہمارے لئے نمونہ بنتے ہیں وہ ہمارے لئے پرستش کی جگہ نہیں بنتے۔ محترمہ پھوپھی جان کے متعلق حضرت بانی سلسلہ نے جب آپ کی عمر کم و بیش دس سال تھی اس وقت لکھا کہ میری یہ بچی بہت خوابیں دیکھتی ہے کثرت سے وہ خوابیں سچی نکلتی ہیں۔ اب آپ خود سوچیں کہ یہ رحمانیت کا جلوہ ہے نا۔ ایک ایسی بچی کے متعلق حضرت بانی سلسلہ کی شہادت ہے جس پر شائد ابھی (عبادت) بھی فرض نہیں ہوئی تھی (۔) اور خدا تعالیٰ کا اس سے سلوک یہ ہے کہ وہ کثرت سے اسے اپنی قدرت کے نظارے دکھاتا ہے۔ اور رویائے صادقہ سے نوازتا ہے۔ میں نے سوچا کہ حضرت بانی سلسلہ نے جو یہ فرمایا ہے کہ کثرت سے خوابیں سچی نکلتی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ کچھ خوابیں کثرت سے نہیں بلکہ قلت سے بھی ایسی ہوتی ہیں کہ جو بچپنے کے خیالات کی وجہ سے آجاتی ہیں لیکن خدائے رحمٰن کا یہ جلوہ کس عبادت کے نتیجہ میں ہے کس قربانی کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے یہ اپنا جلوہ دکھایا کہ اس عمر میں سچی خوابیں کثرت سے دیکھنے والی بن گئیں۔ اور پھر ساری عمر خدا تعالیٰ نے آپ کے ساتھ پیار اور محبت اور فضل اور رحمت کا سلوک کیا اور انہوں نے کبھی بھی ان چیزوں کو اپنی کسی خوبی کا نتیجہ نہیں سمجھا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے ہر فضل کے بعد جو احساس ان کے دل میں پیدا ہوا وہ یہی تھا کہ یہ میری کسی خوبی کا نتیجہ نہیں محض خدا تعالیٰ کی عطا ہے۔ میں ہر دو کے متعلق بات کر رہا ہوں۔ یعنی نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور ابوالعطاء صاحب کے متعلق۔ ان کے رونگٹے رونگٹے سے یہ آواز نکلی کہ لافخر اپنی طرف سے کوئی چیز ہو تو آدمی فخر بھی کرتا ہے کہ میں نے یہ کیا اس واسطے مجھے اس پر فخر ہے۔ لیکن جب یہ ہو کہ میں نے کچھ نہیں کیا تھا اور خدا نے اپنا فضل کردیا تو پھر فخر کس بات کا (۔) یہ حقیقت ہے پس سب سے حسین اور سب سے بزرگ (۔) اللہ تعالیٰ نے اپنے بے حد فضلوں اور رحمتوں سے نوازا ہے اور جس کو نوازا ہے رحمانیت کے جلووں سے نوازا ہے۔ اور جیسا کہ (۔) ہمیں پتہ لگتا ہے ان کو نوازا ہے جنہوں نے خدائے رحمان سے منہ نہیں موڑا۔ (کلام الٰہی) یہ نہیں کہتا کہ جس نے خدائے رحیم سے منہ موڑا اس کے ساتھ شیطان لگایا جاتا ہے۔ یہ جس نے خدائے رحمٰن سے منہ موڑا اس کے ساتھ شیطان لگایا جاتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ ان کو نوازتا ہے جن کی زبانوں پر

ایک اچھی بات

ہمیں ایسے ہو جانا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ارادے ہمارے ارادے ہو جائیں اور اسی کی رضا میں ہماری رضا ہو اپنا کچھ بھی نہ ہو سب کچھ اسی کا ہو جاوے۔

سب کچھ کرنے کے بعد بھی خدا کا ہی ذکر ہوتا ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ) نے اسی لئے فرمایا ہے کہ سب کچھ کرنے بعد بھی سمجھو کہ تم نے کچھ بھی نہیں کیا۔ اور جو پایا خدا تعالیٰ کی رحمانیت کے جلووں کے نتیجہ میں پایا اور اس کے فضل سے تمہیں ملا۔ تمہارا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔ میں نے بڑا سوچا ہے عقلاً بھی نہیں بنتا۔ (۔)

جانے والے چلے گئے ہم سے جدا ہو گئے۔ جہاں تک صدمے کا تعلق ہے وہ بھی انسان کی فطرت میں رکھا گیا ہے۔ لیکن سوائے بعض رشتوں کے تین دن تک ہی سوگ منانے کا حکم ہے۔ زیادہ سے زیادہ آپ تین دن تک سوگ منا سکتے ہیں اور اس پر بھی پابندیاں ہیں۔ سوگ بھی خدائے رحمٰن کو یاد کرتے ہوئے منانا ہے پیٹنا نہیں غلط قسم کے الفاظ منہ سے نہیں نکالنے۔ زمانے کو کوسنا نہیں وغیرہ وغیرہ۔ بہت سی چیزیں ہیں اور اس کے بعد پھر یہ کہیں کہ (۔) ہمارے لئے اللہ کافی ہے۔ وہ اللہ جو رحمٰن ہے جس سے ایک لحظہ کے لئے بھی اگر ہم منہ موڑ لیں تو ہمارے لئے ہلاکت کا باعث ہے کیونکہ شیطان ہم پر سوار ہو جاتا ہے اور کہتا ہے تو بھی کچھ ہے (کلام الٰہی) میں دوسری جگہ فرمایا کہ ایسے لوگ سمجھتے ہیں کہ ہمارے اندر کوئی ایسی بات ہے کہ خدا تعالیٰ بھی ہمیں دنیوی عزتیں اور دولتیں دینے پر مجبور ہو گیا ہے۔

دونوں جانے والوں کی زندگیاں ہمارے لئے ایک نمونہ ہیں۔ ابوالعطاء صاحب نے بھی بالکل نوجوانی کی عمر سے ہی خدا تعالیٰ کی راہ میں خدمت شروع کی۔ اور آپ ایک بے نفس انسان تھے۔ اور نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ دس سال کی عمر میں خدا تعالیٰ کی رحمت کے نشان دیکھے اور پھر ساری عمر دیکھتی رہیں۔ کب سے دیکھنے شروع کئے۔ اس کا تو حضرت (بانی سلسلہ) کے اس ارشاد میں ذکر نہیں ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ جو درایت کی تاریخ ہے اس سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ اس وقت آپ کی عمر دس سال کی تھی۔ یہ 1907ء کی روایت ہے کہ آپ نے کہا کہ میری یہ بچی بہت خوابیں دیکھتی ہے۔ اور کثرت سے وہ سچی نکلتی ہیں۔ یہ بھی رحمانیت کا جلوہ ہے اور میں شاہد ہوں ان کی زندگی کو بڑے قریب سے دیکھنے والا اور ہر وہ شخص شاہد ہے جن کا واسطہ ان سے پڑا کہ رحمٰن خدا سے انہوں نے کبھی منہ نہیں موڑا۔ لیکن اپنے آپ کو کبھی کچھ نہیں سمجھا۔ جو کچھ پایا یہی سمجھا کہ خدا کا فضل تھا کہ پایا نہ کہ میری کسی خوبی کی وجہ سے مجھے ملا۔ اس نمونے پر' اس اسوہ پر' جو چھوٹے چھوٹے نمونے ہر زمانہ میں پیدا ہوتے ہیں اگر ہم قائم ہو جائیں تو تبھی ہمیں ہدایت ملتی ہے (۔)

کوئی شخص یہ کہہ کر ہدایت نہیں پا سکتا کہ میں

باقی صفحہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ محمد احمد پانی پتی

مسلمان فاتحین کا سلوک۔ اپنے دشمنوں سے

جب دور نبویؐ ختم ہوئے اور خلافت راشدہ گزرے ہوئے سینکڑوں سال گزر چکے تھے۔ امتداد زمانہ سے مسلمانوں میں سینکڑوں خرابیاں پیدا ہو چکی تھیں اور ان کی کمزوری کی وجہ سے عیسائی جماعتیں متفقہ طور پر سرتوڑ کوشش کر رہی تھیں کہ اسلامی علاقہ پر ان کو تسلط حاصل ہو جائے۔

1099ء مطابق 491ھ وہ سال ہے جب گاڈفرے نے بیت المقدس کو مسلمانوں کے ہاتھ سے چھین لیا۔ کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ اس عیسائی فاتح نے بھی مفتوح مسلمانوں سے وہی سلوک کیا ہو گا۔ جو مسلمان اپنے فاتح ہونے کی صورت میں مفتوح عیسائیوں کے ساتھ کیا کرتے تھے؟ ہرگز نہیں۔ اس کے بالمقابل انہوں نے وہاں کے مسلمانوں کے ساتھ وہ دردناک اور ظالمانہ سلوک کیا کہ اس پر آج تک تہذیب و شائستگی خون کے آنسو بہا رہی ہے۔ عیسائیوں نے شہر میں داخل ہوتے ہی گاڈفرے کے حکم سے قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا۔ اور جو مسلمان عورت بچہ۔ بوڑھا جوان ملا بلادریغ اس کو تلوار کے گھاٹ اتار دیا۔ جن علماء و مشائخ کو جو اپنے وطنوں کو چھوڑ کر یہاں آکر گوشہ نشین ہو گئے تھے قتل کیا گیا تھا۔ صرف ان کی تعداد ستر ہزار سے متجاوز ہے۔ مسجد اقصیٰ کے اندر اور صحن میں عیسائی سواروں کے گھوڑے خون میں گھٹنوں تک ڈوبے ہوئے تھے اور بیت القدس کے گلی گلوچے اور معبد بے گور و کفن لاشوں سے اٹے پڑے تھے۔ اس قتل عام کی کیفیت' فرانسیسی مورخ مچاڈ نے ان الفاظ میں لکھی ہے۔

"گلی کوچوں' گھروں' مسجدوں اور خانقاہوں میں جہاں جہاں مسلمان نظر آئے ان کا قتل عام شروع ہو گیا۔ جب عیسائی مسجد عمرؓ پر قابض ہو گئے تو دیکھا کہ وہ مسلمان عورتوں اور بچوں اور بوڑھوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی ہے۔ عیسائی سوار و پیادے اس میں داخل ہو گئے۔ اس مہیب ہنگامہ کے درمیان سوائے گریہ وزاری اور موت کی چیخوں کے کچھ سنائی نہ دیتا تھا۔"

اس قتل عام سے جو مسلمان بچ گئے تھے ان کی نسبت تیسرے دن کونسل نے موت کا فتویٰ دیدیا۔ مچاڈ لکھتا ہے۔

"جب مسلمانوں کو اس فتوے کا علم ہوا تو بعضوں نے شہر پناہ سے کود کر موت سے بچنے کی ناکام کوشش کی۔ کئی اجل گرفتہ گروہ در گروہ محلوں اور میناروں خاص کر مسجدوں میں جا گھسے۔ لیکن عیسائیوں نے ان کو بھی پناہ نہ لینے دی۔ لاشوں کے ڈھیر ہر جگہ نظر آ رہے تھے۔ جو مسلمان بچ رہے تھے ان کو حکم دیا کہ بازاروں اور گلیوں میں لاشوں کے جو انبار ہیں۔ ان کو خندقیں کھود کر دفن کر دیں تاکہ راستے صاف ہوں اور وبائی بیماری نہ پیدا ہو جائے۔ مسلمان روتے تھے۔ اور لاشوں کو اٹھا اٹھا کر باہر لے جاتے تھے۔ یہ خون ریزی برابر ایک ہفتہ تک جاری رہی۔ مشرقی اور لاطینی مورخ مسلمان مقتولوں کی تعداد بیان کرنے میں متفق ہیں کہ ستر ہزار سے زیادہ مسلمان قتل کئے گئے۔ لوٹ مار اور مکانوں اور مسجدوں کا زبردستی قبضہ اس غارت گری کے علاوہ تھا"

یہ ایک ادنیٰ نمونہ ہے عیسائی فاتحین کے اپنے مفتوحین سے سلوک کا۔ جب اس قتل عام کی خبر دوسرے ممالک کے مسلمانوں کو پہنچی تو سارے عالم اسلام میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ مگر وہ بے بس تھے کیا کر سکتے تھے۔ خون کے آنسو بہا کر خاموش ہو گئے۔

اس واقعہ کے اسی سال کے بعد سلطان صلاح الدین ایوبی نے عیسائیوں کے خلاف علم جہاد بلند کیا۔ اگرچہ اس کے خلاف اس وقت کی تمام عیسائی سلطنتیں اپنے پورے ساز و سامان کے ساتھ اکٹھی ہو گئی تھیں۔ مگر ان کی اس کے سامنے کچھ پیش نہ چلی۔ اور آخر سخت خونریز جنگوں کے بعد 17 ربیع الاول 553ھ کی بیت المقدس ایک بار پھر مسلمانوں کے قبضے میں آگیا۔

سلطان صلاح الدین کو وہ تمام مظالم خوب اچھی طرح یاد تھے جو عیسائیوں نے بیت المقدس پر قبضہ کرنے کے بعد مسلمانوں پر کئے تھے بیت المقدس کے در و دیوار زبان حال سے ان دردناک مظالم کی یاد دلا رہے تھے۔ جو خونی عیسائیوں کے ہاتھوں بے کس مسلمانوں پر ڈھائے گئے تھے۔ سلطان صلاح الدین نے ارادہ کیا کہ وہ بھی عیسائیوں کے ساتھ وہی سلوک کرے گا۔ جو انہوں نے بانوے سال قبل مسلمانوں کے ساتھ کیا تھا۔ عیسائیوں کو بھی اپنی تباہی کا مکمل یقین تھا۔ مگر جب انہوں نے سلطان کے آگے منت سماجت کی تو سلطان کو رحم آگیا اور اس نے عیسائیوں کو دس اشرفیاں فی شخص زر فدیہ ادا کرنے کے بعد چالیس دن کے اندر اندر بیت المقدس سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔

اس واقعہ کی تفصیل مشہور یورپین مورخ لین پول سے سنئے۔ وہ اپنی کتاب "سلطان صلاح الدین" میں لکھتا ہے:۔

"اس قسم کی شرائط کا پیش کرنا حقیقت میں صلاح الدین کی دریا دلی اور حوصلہ مندی کا ثبوت دیتا ہے۔ لیکن جب صلیبیوں کی جھوٹی قسمیں اور عہد شکنیاں یاد آتی ہیں تو اس طرح کی رعایتوں پر ہنسی بھی آتی ہے۔ صلیبی کبھی مسلمانوں کے ساتھ اپنے قول و قرار کے پابند نہ ہوتے تھے۔ اور کوئی ضمانت اس بات کی نہ ہوتی تھی۔ کہ جو عہد و پیمان انہوں نے کیا ہے۔ اسے ایفا بھی کریں گے" آگے چل کر وہ لکھتا ہے۔

"صلاح الدین نے کبھی پہلے اپنے تئیں ایسا عالی ظرف اور باہمت "نائٹ" ثابت نہیں کیا تھا۔ جیسا کہ اس موقع پر کیا۔ جب کہ یروشلم مسلمانوں کے حوالے کیا جا رہا تھا۔ اس کی سپاہ اور معزز افسران ذمہ دار نے جو اس کے ماتحت تھے۔ شہر کے گلی کوچوں میں انتظام قائم رکھا۔ یہ سپاہی اور افسر ہر قسم کی ظلم و زیادتی کو روکتے تھے۔ اور اسی کا نتیجہ تھا کہ ہرگز کوئی وقوعہ جس میں کسی عیسائی کو گزند پہنچا ہو پیش نہ آیا۔ شہر سے باہر جانے کے کل راستوں پر سلطان کے سپاہیوں کا پہرہ تھا اور ایک نہایت معتبر امیر باب داؤد پر متعین تھا۔ تاکہ ہر شہر والے کو جو زر فدیہ ادا کر چکا ہے شہر کے باہر جانے دے۔

سب سے پہلے بالیان (شہر کا حاکم اعلیٰ) بیس ہزار اشرفیاں لے کر آیا اور بادشاہ انگلستان کے روپیہ سے جو سات ہزار آدمی رہا ہوئے تھے۔ ان کو شہر سے نکلنے کا حکم ملا۔ ایک تاجر کے بعد دوسرا تاجر ہاتھ میں اشرفیاں لئے آتا۔ اس کے اہل خاندان اس کے ہمراہ ہوتے۔ اور بعض وقت ایسے غریب نوکر ہوتے جو خود زر فدیہ ادا نہ کر سکتے تھے۔ مسلمان سپاہی اور تاجر جو بکثرت شہر میں آ گئے تھے۔ وہ عیسائیوں کا مال و اسباب خریدتے تھے۔ تاکہ عیسائیوں کے پاس اتنا سرمایہ ہو جائے۔ کہ وہ اپنی آزادی خرید سکیں۔ کوکبری نے شہر الرہا کے ایک ہزار آرمینیوں کو زر فدیہ اپنی جیب سے دے کر آزاد کرایا اور آزاد ہونے کے بعد ان کو ان کے وطن روانہ کیا۔ اور مسلمان سردار بھی اس نیک کام میں اس سے کم نہ رہے..... تقدس مآب بطریق یروشلم جو اخلاق اور ایمان دونوں سے عاری تھا۔ اس نے گرجاؤں کی دولت سمیٹی۔ سونے کے پیالے اور آب مطہر رکھنے کا سامان طلائی ظروف اپنے قبضہ میں کئے اس کے ساتھ اپنا ذاتی اندوختہ جو بہت تھا محفوظ کر لیا۔ یہ جمع کی ہوئی دولت اس کی اتنی تھی کہ اگر چاہتا تو بہت سے غریب عیسائیوں کا زر فدیہ دے کر آزاد کروا دیتا۔ جب مسلمان امیروں نے سلطان سے کہا کہ اس پادری کو اتنا مال لے جانے سے روکا جائے تو سلطان نے جواب دیا کہ میں جو قول اسے دے چکا ہوں اس سے نہیں پھر سکتا۔ غرض اور لوگوں کی طرح یہ پادری دس اشرفیاں دے کر آزاد ہو گیا اور اس عیسائی پادری کو ایک مسلمان بادشاہ نے اسبات کا سبق دیا کہ خیر و خیرات کے اصلی معنی کیا ہیں۔ چالیس روز تک باب داؤد سے آزاد شدہ عیسائیوں کے باہر نکلنے کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ یہاں تک کہ رعایت کا زمانہ ختم ہوا۔ اس پر بھی ہزارہا غریب اور مفلس عیسائی جنہیں بخیل اور کنجوس تاجروں یا مالدار عیسائی اداروں نے غلام بننے کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ شہر میں رہ گئے۔ اب العادل اپنے بھائی صلاح الدین کے پاس آیا اور اس سے ایک ہزار غلام مانگے۔ اور ان سب کو خدا کی راہ میں آزاد کیا۔ اب بطریق اور بالیان سلطان کے پاس آئے۔ اور یہی درخواست انہوں نے بھی کی۔ سلطان نے ایک ہزار غلام ان کو دیئے اور وہ آزاد کئے گئے۔ اب صلاح الدین نے اپنے امیروں سے کہا کہ میرے بھائی نے اپنی طرف سے اور بالیان اور بطریق نے اپنی طرف سے خیرات کی۔ اب میں اپنی طرف سے بھی خیرات کرتا ہوں۔ اور یہ کہہ کر اس نے اپنی سپاہ کو حکم دیا کہ شہر کے تمام گلی کوچوں میں منادی کر دیں کہ تمام بوڑھے آدمی جن کے پاس نہ زر فدیہ ادا کرنے کو نہیں ہے۔ آزاد کئے جاتے ہیں۔ کہ جہاں چاہیں وہ جائیں۔ اور یہ سب باب الیعزز سے نکلنے شروع ہوئے اور سورج نکلنے سے سورج ڈوبنے تک ان کی صفیں شہر سے نکلتی رہیں۔ یہ خیر و خیرات تھی۔ جو سلطان صلاح الدین نے بے شمار مفلسوں اور غریبوں کے ساتھ کی۔

بالیان کا خادم ارزل لکھتا ہے کہ اب میں ان احسانات اور مہربانیوں کا ذکر کرتا ہوں جو سلطان صلاح الدین نے نائٹوں کی بیواؤں اور بیٹیوں کے ساتھ کیں۔ یہ بیویاں اور بیٹیاں جب ان کے مالک مارے گئے یا قید ہو گئے تو سب یروشلم میں چلی آئی تھیں۔ جب ان مستورات کا زر فدیہ ادا ہو گیا اور وہ شہر کے باہر نکلیں تو یہ سب جمع ہو کر سلطان کے پاس رحم و کرم کی درخواست لے کر حاضر ہوئیں جب صلاح الدین نے انہیں دیکھا تو پوچھا کہ آپ کون ہیں اور کیا چاہتی ہیں۔ تب سلطان کو بتایا گیا کہ یہ ان مسیحی شہسواروں کی بیویاں اور بیٹیاں ہیں جو لڑائی میں قتل یا قید ہوئے ہیں۔ اس پر سلطان نے پھر پوچھا کہ آپ کیا چاہتی ہیں انہوں نے کہا کہ ہم خدا کا واسطہ دے کر کہتے ہیں کہ ہم پر رحم کیا جائے۔ کیونکہ ہم میں سے بعض کے شوہر قید خانوں میں ہیں۔ اور بعض مر چکے ہیں۔ ان کی زمینیں اور جائیدادیں سب ان کے قبضہ سے نکل چکی ہیں۔ اور ہم خدا کا واسطہ دے کر کہتے ہیں کہ ہماری مدد آپ اپنی مرضی سے کریں۔

صلاح الدین نے جب دیکھا کہ یہ عورتیں روتی ہیں۔ تو اسے ان پر بہت رحم آیا۔ اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اس نے ان مستورات سے جن کے شوہر زندہ تھے پوچھا کہ تمہیں معلوم ہے کہ وہ کہاں قید ہیں۔ جب میں ان قید خانوں میں پہنچوں گا۔ تو انہیں آزاد کر دوں گا (اور یہ تمام قیدی جہاں جہاں قید خانوں میں تھے آزاد کر دیئے گئے) جن عورتوں کے شوہر مر چکے تھے۔ انہیں خزانہ سے بہ افراط روپیہ تقسیم کیا۔ اور جیسا کچھ ان کا مرتبہ اور درجہ تھا۔ اس کے مطابق کسی کو زیادہ اور کسی کو کم دیا ان عورتوں کو اتنا روپیہ ملا کہ انہوں نے خدا کا شکر ادا کیا جہاں جہاں وہ گئیں۔ اس عزت و فیاضی کا چرچا کرتیں جو سلطان نے ان کے ساتھ کی تھی۔ غرض اس طرح سلطان صلاح الدین نے اس مغلوب و مفتوح شہر پر اپنا احسان و کرم کیا۔

جب سلطان کے ان احسانات پر غور کرتے ہیں تو وہ وحشیانہ حرکتیں یاد آتی ہیں۔ جو شروع کے صلیبیوں نے 1099ء میں یروشلم کی فتح پر کی تھیں جب گوڈفرے اور تنکڈ یروشلم کے کوچہ و بازار میں سے گزرے تھے تو وہاں مردے پڑے اور جہاں بہ لب زخمی لیٹے تھے۔ جبکہ بے گناہ اور لاچار مسلمانوں کو ان صلیبیوں نے سخت اذیتیں دے کر مارا تھا۔ اور زندہ آدمیوں کو انہوں نے جلایا تھا۔ جہاں قدس کی چھتوں اور برجوں پر جو مسلمان پناہ لینے چڑھے تھے۔ وہیں ان صلیبیوں نے انہیں اپنے تیروں سے چھید کر گرایا تھا۔ اور جہاں ان کے اس قتل عام نے مسیحی دنیا کی عزت

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

سلمیٰ اہلیہ پروفیسر شاہد خلیل

محترم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب

آج میں جس فرشتہ سیرت نیک فطرت اور حد درجہ مشفق انسان کے بارے میں لکھنے جا رہی ہوں وہ ہیں معزز و محترم میرے ماموں جان حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب آج انہیں ہم سے جدا ہوئے ایک ماہ ہونے کو آ رہا ہے لیکن ابھی بھی ان کی یاد آتے ہی دل میں کسک اٹھتی ہے۔ میں ان کی چند ایک باتیں اور کچھ ان سے متعلق ایسے واقعات لکھوں گی جو ان کی یتیم نوازی' جذبہ خدمت خلق' جذبہ حب الوطنی' صبر و استقلال' سچائی راست بازی اور دشمن سے نیک سلوک پر مبنی ہیں اور نصیحت آموز بھی ہیں۔ خدا کرے یہ ہمارے بچوں اور دیگر نئی پود کے لئے مشعل راہ بن جائیں۔ پیارے ماموں جان ایسا ستارہ صبح تھے جو بھٹکے ہوئے راہی کو سوئے منزل پہنچانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ کچھ واقعات مجھے میری اماں نے بتائے ہیں اور کچھ میں نے از خود مشاہدہ کئے ہیں۔ اماں بتاتی ہیں ماموں جان بچپن سے ہی حد درجہ خدا ترس فیاض' سچے اور کھرے انسان تھے جب حافظ کلاس میں پڑھتے تھے تو ان کے استاد بتایا کرتے کہ انہیں اس بات پر بہت تعجب آتا ہے کہ اتنا چھوٹا بچہ ہر وقت دوسرے بچوں کو نصائح کرتا دیکھا جائے یعنی جھوٹ کبھی نہیں بولنا۔ لڑا نہ کرو چوری نہ کرو اور دیگر اور نصائح۔ حضرت بانی سلسلہ کی ایک نظم کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو۔ ہمارے نانا جان (حضرت بھائی محمود احمد صاحب) نے بہت چھوٹی عمر میں انہیں یاد کروادی تھی چنانچہ یہ نظم ماموں جان نے اپنی جماعت کے سب بچوں کو بھی یاد کروائی۔ اور پھر ساتھ اس کی تشریح بھی کرتے کہتے اس کا مطلب ہے جو گندے ہوتے ہیں خدا ان کی مدد نہیں کرتا یہ باتیں سن کر استاد صاحب بہت پیار کرتے۔ حافظ کلاس میں دو نابینا یتیم بچے بھی ان کے ساتھ پڑھتے تھے ان کی باتیں سن کر بے حد بے چین ہو جاتے اور ان کا بہت دھیان رکھتے۔ ہماری نانی جان انہیں ہر روز بادام کھانے کو دیتی تھیں وہ چپکے سے لیجا کر ان نابینا بچوں کو دے دیتے بہت عرصہ یہ شغل جاری رہا ایک روز استاد صاحب نے دیکھ لیا انہوں نے نانا جان کو بتا دیا نانا جان بہت خوش ہوئے گھر آ کر ماموں جان کو بہت پیار کیا اور کہا تم اپنے بادام کھا لیا کرو ان بچوں کو میں بھجوا دیا کروں گا پھر نانا جان انہیں بادام بھجواتے نیز ان کے کپڑے بھی ماموں جان جیسے بنوا دیتے۔

جب امرتسر پڑھتے تھے تو چونکہ ہوسٹل کا کھانا وغیرہ اچھا نہ ہوتا تھا اس لئے نانا جان نے امرتسر کرایہ پر مکان لے دیا گھر کے کچھ افراد باری باری وہاں ان کے ساتھ رہے۔ وہاں پر صبح صبح ایک دس بارہ سالہ لڑکا بوٹ پالش کرتا پھرتا تھا ماموں جان کی اس پر خاص نظر عنایت تھی۔ نہ صرف اپنے بوٹ پالش کرواتے بلکہ باقی افراد خانہ کے جوتے بھی زبردستی پالش کروا دیتے۔ اور ویسے بھی ضرورت پڑنے پر اس کی مدد کرتے بعد میں معلوم ہوا وہ لڑکا لاوارث اور یتیم ہے چھٹی ساتویں میں پڑھ رہا ہے اخراجات پورے کرنے کو صبح جوتے پالش کرتا ہے پھر پاکستان بننے کے چھ سال بعد اس نے بڑی کوششوں سے ماموں جان کا پتہ ڈھونڈا اور سرگودھا آیا ماموں جان نے پہچانا نہیں تو خود اس نے اپنی کہانی سنائی اس نے گریجوایشن کرنے کے بعد اچھی ملازمت کر لی تھی وہ بہت شکریہ ادا کرتا اور چشم پر آب ہوتا رہا اس نے بتایا کہ اس نے 15 یتیم لڑکوں کو تعلیم دلوائی ہے اس کا ثواب آپ کے کھاتے میں جاتا ہے۔

ماموں جان اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد قادیان چلے گئے اور وہاں پریکٹس شروع کر دی کچھ عرصہ بعد صوبہ بہار میں زبردست قحط پڑ گیا ساتھ میں مسلمانوں کا انخلا بھی شروع ہو گیا۔ حکومت نے ڈاکٹروں کی ٹیم بھیجنے کا اعلان کیا ماموں جان نے فی الفور اپنا نام پیش کر دیا جب نانی جان اور خالاؤں کو پتہ چلا سب نے بہت شور مچایا کہ نہ جائیں مگر ماموں جان بھلا رکتے تھے۔ اپنی جیب سے پیسے خرچ کر کے دوائیاں اور ٹیکے ساتھ رکھے انہوں نے سوچا حکومت کے کام ہیں معلوم نہیں وہ کتنی امداد دے یا نہ بھی دے۔ وہاں جا کر قریہ قریہ بستی بستی جاتے زخمیوں کی مرہم پٹی اور مریضوں کی دوا دارو کرتے دو دو دن بغیر کھائے پیئے نکل جاتے اماں بتاتی ہیں ماموں جان نے ایک گاؤں کا اتنا بھیانک منظر پیش کیا کہ سن کر رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے اس گاؤں کا ہر گھر لاشوں سے اٹا پڑا تھا۔ بہت شدت کی پیاس لگی تھی لیکن کہیں سے پانی نہ مل رہا تھا گاؤں میں فقط ایک کنواں تھا ادھر گئے تو وہ کنواں بھی منہ تک لاشوں سے بھرا ہوا تھا اور تعفن بہت زیادہ تھا۔ آخر بسیار کوشش کے بعد تین چار کوس پیدل چل کر ایک چشمہ ملا جس میں سے سب نے اتنا زیادہ پانی پیا کہ تقریباً سب کے پیٹ خراب ہو گئے۔ پھر بہت دنوں بعد جب ادھر کچھ امن ہوا تو واپس آئے۔

اس واقعہ کے تقریباً سات آٹھ ماہ بعد پاکستان معرض وجود میں آ گیا ماموں جان کا ارادہ قادیان میں ہی رہنے کا تھا مگر اکتوبر کے آخر میں پاکستان سے سکھوں کا قافلہ قادیان پہنچا تو نانا جان کے گھر پر اچانک حملہ کر دیا خوب لوٹ مار کی محلہ کے کافی لوگ نانا جان کے گھر مقیم تھے سب کو پولیس کی مدد سے بورڈنگ میں پہنچایا گیا اور پھر حضرت امام ثانی نے ان کے لئے ٹرک بھجوائے اس طرح نانا جان ماموں جان بمعہ خاندان کے سرگودھا آ گئے سرگودھا میں میری ایک خالہ اپنے ددھیال میں بیاہی ہوئی تھیں ان کے گھر قیام کیا اور پھر دوکان اور مکان حاصل کیا۔ دوکان اور مکان حاصل کرنے میں خالو جان کے چچا صاحب مکرم راجہ محمود امجد خاں صاحب بار ایٹ لا نے بہت مدد فرمائی خدا انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

ماموں جان کو سرگودھا پریکٹس کرتے چھ ماہ ہوئے ہوں گے کہ بھارت نے کشمیر پر غاصبانہ قبضہ جما لیا جسے مسلمانوں نے واپس لینے کی ٹھانی چنانچہ حضرت امام جماعت الثانی نے بھی فرقان فورس نامی ایک تنظیم بنائی اور احمدی جوانوں کو اس میں بھرتی ہونے کا حکم صادر فرمایا۔ ماموں جان نے فی الفور فرقان فورس میں شریک ہونے والے مجاہد کی حیثیت سے اپنا نام پیش کر دیا جب نانی جان اور خالاؤں کو پتہ چلا تو سب نے رونا شروع کر دیا۔ مگر ماموں جان نے سب کو تسلی دی اور کہا خدا نے چاہا تو ہم کشمیر کو فتح کر کے واپس لوٹیں گے اور تاریخ احمدیت لکھی گئی تو ہمارا نام فرقان فورس کے مجاہدوں میں لکھا جائے گا۔ اس دن کو یاد کر کے میری اماں آج بھی آبدیدہ ہو جاتی ہیں اور پھر ماموں جان کشمیر کی سرحد پر چلے گئے۔ ابھی باقاعدہ جنگ نہیں چھڑی تھی کہ پاک و ہند میں کوئی معاہدہ ہونے پر جنگ بندی ہو گئی اور ماموں جان واپس آ گئے۔ اس کے بعد اپنی نیک نامی پارسائی کی بدولت بے پناہ شہرت پائی۔

1974ء میں آپ کو اور آپ کے نو عمر بیٹے منصور کو گرفتار کر لیا گیا۔ آپ کا گھر اور اسباب نذر آتش ہو چکا تھا پھر جیل میں ان پر سخت پابندی روا رکھی گئی۔ روٹی انسانوں کے کھانے کے لائق نہ ہوتی نرا کچا اور ریت سے پر آٹا ہوتا۔ کمرے کا دروازہ رات کو بند ہوتا تو صبح کھلتا۔ کمرے کے گندے فرش پر کھٹملوں اور مچھروں کی بہتات ہوتی ساری رات جاگ کر گزارنی پڑتی ماموں جان کی پرورش انتہائی ناز و نعم میں ہوئی تھی اسی طرح انہوں نے بھی اپنی اولاد کو بہت ناز و نعم سے پالا ہے۔ منصور احمد چھوٹا ہونے کے ناطے ماموں جان کا بے انتہا لاڈلا بیٹا تھا اور انہیں بے حد و حساب پیارا بھی۔ ایک رات ان کے نازوں کے پالے پیارے بیٹے کو پیٹ میں درد ہوئی کمرے کا دروازہ توڑنے کی حد تک کھٹکھٹایا گیا لیکن نہ کھلا اف صرف درد مند ہی پیارے ماموں جان کی اس وقت کی حالت کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ ماموں جان جب بھی یہ واقعہ سناتے آنکھوں سے آنسو چھلک پڑتے دعائیں اور کلام الٰہی پڑھ کر بچے پر پھونکتے رہے اور صبح کے وقت ان کے پیارے بیٹے کو افاقہ ہوا۔ جب جیل سے رہا ہوئے تو حضرت امام الثالث سے مل کر خالو جان مولوی نذیر احمد صاحب مبشر کے گھر تشریف لائے۔ ماموں جان اور منصور احمد بہت دبلے اور کمزور نظر آ رہے تھے اور رنگت بھی زرد ہو رہی تھی۔ ماموں جان کی سب بہنیں بھانجے بھانجیاں خالو جان کے گھر اکٹھے تھے سب اپنے جان سے بڑھ کر پیارے بھائی اور ماموں کو دیکھ کر چشم پر آب تھے مگر ماموں جان بہت ہشاش بشاش تھے میں نے دیکھتے ہی زار و قطار رونا شروع کر دیا میں روتی جاتی اور کہتی ماموں جان آپ کا تو قصور نہ تھا آپ نے تو' کیا اپنے کیا پرائے' سب سے نیکیاں ہی کی ہیں پھر ظالموں نے آپ کو کیوں تنگ کیا۔ جب میں بار بار یہی دہرائے جاتی تو ماموں جان نے ہنس کر جواب دیا کیا یہ قصور کم نہیں کہ میں بے قصور تھا اور تم نے بھی شاید کسی کا کہا سنا ہو اس خطا پر مجھ کو مارا کہ خطا کار نہ تھا۔ اے خدا تو پاک ہے کیا تیری دنیا میں ایسے فرشتہ سیرت اور صبر و استقلال کا مجسمہ انسان بھی ہیں۔

1974ء میں جب ماموں جان کا تین منزلہ مکان معہ قیمتی ساز و سامان کے جلا دیا گیا تو ان دنوں ماموں جان سے جو ملنے جاتا اس سے خوب خوش ہو کر اور ہنس ہنس کر باتیں کرتے مگر ان کی آنکھیں دلی کرب شب بیداری اور گریہ و زاری کی غمازی کرتی تھیں۔ پھر حضرت امام ثالث نے تسلی و تشفی دی اور فرمایا حافظ صاحب فکر نہ کریں خدا آپ کو پہلے سے بھی بڑھ کر دے گا۔ میں آپ کے لئے دعا کروں گا یہ سن کر ماموں جان بہت پر سکون ہو گئے پھر خدا تعالیٰ نے آناً فاناً گویا دولت کی بارش کر دی بینک سے قرض لے کر کام شروع کیا کچھ عرصہ بعد دنیا کی بہتر سے بہتر ہر نعمت میسر آ گئی۔ ایک مریض ماموں جان کے پاس آتا تھا کسی نے بتایا کہ یہ اس گروہ سے تعلق رکھتا ہے جس نے آپ کا گھر جلایا تھا۔ میری اماں نے سنا تو انہوں نے کہا بھائی دفع کریں آپ اس کا علاج کیوں کر رہے ہیں ماموں نے جواب دیا دشمن اپنی جگہ اب وہ میرے زیر علاج ہے میں اپنے پیشے سے غداری کیوں کروں ویسے بھی میں نے سب کچھ خدا پر چھوڑ دیا تھا اور میرے خدا نے مجھ پر اپنے بے انتہا فضلوں کی بارش کر دی ہے تو میں بدلہ کیوں لوں پھر بڑی جانفشانی سے اس کا علاج کیا اور وہ صحت یاب ہو گیا۔

دو اڑھائی سال سے ماموں جان کی صحت ٹھیک نہیں تھی۔ چھوٹے ماموں جان ودود احمد صاحب بہت چاہتے تھے کہ ماموں جان لندن ان کے پاس جا کر اچھی طرح چیک کروائیں۔ میں ماموں جان سے ملنے جاتی رہتی تھی مجھ سے اور میرے بچوں سے بے انتہا شفقت سے پیش آتے۔ میری چھوٹی بچی سے تو خصوصی پیار تھا۔ اگرچہ میرے والد صاحب سرگودھا کے رہنے والے ہیں مگر مجھے سرگودھا اس لئے پسند نہیں تھا کہ یہ میرا آبائی وطن ہے بلکہ اس لئے اچھا لگتا تھا کہ یہاں پر میری پسندیدہ شخصیت میرے ماموں ہیں اور میں نے اپنے میاں پر زور دے کر انہیں یہاں تبادلہ کروانے کو کہا تھا میں ماموں جان سے کہتی ماموں جان آپ اپنی صحت سے غفلت برت رہے ہیں اب اگر آپ نے علاج کی طرف توجہ نہ دی تو پھر میری اور آپ کی کٹی۔ جس پر خوب ہنستے اور مجھے بڑی بی کہہ کر بلاتے

خواہ چھوٹا ہو یا بڑا کبھی کسی سے ناراض ہونا جانتے ہی نہ تھے ان کی وفات کے بعد میرے لئے سرگودھا میں نہ کوئی دل کشی ہے نہ دلچسپی۔ اور اب آخر میں اپنی پیاری فرشتہ سیرت ممانی جان کے لئے دعا کرتی ہوں کہ خدا تعالیٰ انہیں صبر عطا فرمائے اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور انہوں نے اپنے عظیم شوہر کی جو خدمت کی ہے اس کا اجر عظیم دے اور خالہ جان صفیہ اور خالو جان راجہ محمد اشرف خان صاحب اور ماموں جان کے دونوں بیٹے (جو پاس تھے) عزیزم داؤد احمد اور عزیزم منصور احمد کو بہت بہت اجر دے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کیونکہ انہوں نے پیارے ماموں جان کی بہترین تیمارداری کی اور ہر طرح سے دھیان رکھا بڑے بیٹے اسلام آباد ہوتے ہیں اور بیٹی امریکہ ہیں۔ بڑے بیٹے تو آ گئے مگر بیٹی نہیں آ سکیں خدا اسے صبر کی توفیق دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ہندوؤں میں ذات پات کی جنگ

ہندو مذہب میں ذات پات کی بے حد تفریق کی وجہ سے اونچی ذات کے ہندو اکثر اوقات نچلی ذات کے ہندوؤں سے نفرت کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن اب وقت بدل چکا ہے۔ اب ذات پات کی یہ تفریق طبقاتی کشمکش بن کر جنگ کا روپ دھار رہی ہے۔ بھارت میں اونچی ذات اور نچلی ذات کے ہندوؤں کے درمیان صدیوں سے نفرت اور بعد کی دیوار حائل ہے۔ ریاست بہار' اتر پردیش' اور آندھرا پردیش میں اونچی ذات کے ہندوؤں نے اپنے مسلح فوجی دستے قائم کر رکھے ہیں۔ جو نچلی ذات کے شودروں اور دیگر چھوٹی ذاتوں پر حملے کرتے رہتے ہیں۔ بھارت کی ریاست بہار میں نچلی ذات کے ہندوؤں نے کمیونسٹوں کے ساتھ مل کر مکمل باڑی فوجی تنظیم قائم کر رکھی ہے۔ جو اونچی ذات کے ہندوؤں اور زمینداروں کے خلاف محاذ آراء رہتی ہے۔

پچھلے دنوں بھارتی ریاست بہار میں اونچی ذات کے ہندوؤں کی مسلح تنظیم رنبیر سینا نے ہاتھی گولہ نامی ایک نچلی ذات کے لوگوں کے گاؤں پر حملہ کرکے نچلی ذات کے ہندوؤں اور بچوں کو قتل کر دیا۔ ان کی تعداد 21 تھی۔ ہلاک ہونے والوں میں عورتیں بھی شامل تھیں۔

انگریزی جریدے ایشیا ویک کے مطابق اونچی ذات اور نچلی ذات کے ہندوؤں کی یہ کشمکش اب طبقاتی جنگ میں بدل چکی ہے۔ جس کے سامنے حکومتی مشینری بھی بے بس دکھائی دیتی ہے۔ بھارتی دیہاتوں میں اونچی ذات کے ہندو زیادہ تر بڑے بڑے زمیندار ہیں۔ اور انہیں اس بات سے تشویش اور رنج ہے کہ نچلی ذات کے ہندو تعلیم حاصل کرکے اونچی ذات کے ہندوؤں کے مقابل کھڑے ہو چکے ہیں۔

○○○

آئی ایم ایف کا اثر روس میں بھی

پاکستان میں جو حالیہ ٹیکس عائد کئے گئے ہیں وہ آئی ایم ایف کی ہدایت پر عائد کئے گئے ہیں کیونکہ آئی ایم ایف نے دھمکی دی تھی کہ اگر اس کی شرائط پوری نہ کی گئیں تو وہ قرضہ کی آئندہ قسط جو 60 کروڑ ڈالر ہے روک دے گا۔ فی الحقیقت یہ قسط کئی ماہ سے واجب الادا تھی۔ آئی ایم ایف کی شرائط پوری نہ ہونے کی وجہ سے اس کی پاکستان کو ادائیگی نہیں ہو پا رہی تھی۔ اور یہ قسط نہ ملنے سے پاکستان کی اقتصادی حالت ڈانواں ڈول ہو رہی ہے۔ پاکستان کی یہ حالت تیسری دنیا کے ملکوں کی عام حالت ہے۔ مگر دنیا کی ایک سپر طاقت جو ہزاروں ایٹم بموں کی مالک ہے وہ بھی مالی بحران کی وجہ سے آئی ایم ایف کی شرائط ماننے پر مجبور ہے۔ یہ ہے روس کا ملک۔

خبر ملی ہے کہ روس بھی آئی ایم ایف سے قرض حاصل کرنے کے لئے ٹیکس نادہندگان کے خلاف سخت کارروائی کرے گا۔ وزیراعظم چرنومائرڈین' جو صدر ریلسن کی علالت کی وجہ سے بہت سے امور مملکت کے تنہا مالک ہیں' انہوں نے کہا ہے کہ وہ ٹیکس ادا نہ کرنے والے شہریوں اور تجارتی اداروں کے خلاف فوری کارروائی کریں گے۔ یہ کارروائی سخت ہوگی اور کسی سے نرمی نہیں کی جائے گی۔ اس فیصلے کی وجہ یہ ہے تاکہ آئی ایم ایف سے قرضے کی آئندہ قسط حاصل کی جاسکے۔

وائس آف امریکہ نے بتایا ہے کہ روسی وزیراعظم نے کہا کہ یہ بات ہمارے لئے باعث شرم ہے آئی ایم ایف نے ہمیں دیئے جانے والے دس ارب ڈالر کے قرضے میں سے آئندہ قسط روک لی ہے۔

پاکستان تیسری دنیا کا غریب ملک ہے۔ لیکن روس بھی مالی پوزیشن کی خرابی کی وجہ سے تیسری دنیا کے ملکوں میں ہی شامل ہے۔ سابق سوویت یونین کے سابق صدر مسٹر گورباچوف اپنے ملک کی غربت اور بدحالی دیکھ کر کہا کرتے تھے کہ اگر ایٹمی طاقت اور خلائی ترقی کو نکال دیا جائے تو روس میں اور تیسری دنیا کے کسی غریب ملک میں کوئی فرق نہیں رہ جاتا۔ اسی وجہ سے انہوں نے اپنے ملک سے پون صدی پرانا کمیونسٹ نظام ختم کیا تھا۔ لیکن کمیونسٹ نظام کے خاتمے کے قریباً 5 سال بعد بھی روسی عوام کی حالت بہتر ہونے کے آثار پیدا نہیں ہو رہے۔ اس کا تازہ ترین اظہار آئی ایم ایف کی طرف سے قرضے کی قسط روک لینا ہے۔

○○○

دوستم بمقابلہ طالبان

احمد شاہ مسعود کی فوجوں سے ابھی طالبان کی لڑائی کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا تھا کہ طالبان اور جنرل عبدالرشید کے درمیان ایک بار پھر جنگ چھڑ گئی ہے۔ دوستم کے پاس طیارے بھی ہیں اور انہوں نے اپنے ان لڑاکا طیاروں کے ذریعے طالبان کے ٹھکانوں پر بمباری کی۔

شمالی افغانستان کے ازبک جنگی لیڈر جنرل دوستم کے جنگی جیٹ طیاروں نے گزشتہ روز کابل کے نواح میں دیہ سبزدرہ پر طالبان کی پوزیشنوں پر دو دفعہ بمباری کی۔ اس بمباری کے نتیجے میں طالبان کے ٹینک تباہ ہو گئے۔

دریں اثناء ایک نامعلوم فوجی طیارے نے گزشتہ روز کابل کے انٹرنیشنل اور فوجی اڈوں پر بموں سے حملہ کیا۔ تاہم نقصان کے بارے میں فوری طور پر تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں۔

ایران نے افغانستان کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے وزرائے خارجہ کی ایک کانفرنس بلائی ہے جو افغانستان کے بحران کو حل کرنے کے لئے مختلف طریقوں پر غور کرے گی۔

بی بی سی نے بتایا ہے کہ اس کانفرنس میں پاکستان' بھارت' چین' سعودی عرب اور وسطی ایشیائی ممالک سمیت یورپین یونین' اقوام متحدہ اور اسلامی کانفرنس تنظیم کے نمائندوں کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔

وائس آف امریکہ کے مطابق طالبان کی فوج نے عبدالرشید دوستم کے زیر قبضہ صوبے بادغیس کے بعد اب خاریاب پر بھی حملہ کر دیا ہے۔ اور لڑائی جاری ہے۔ لڑائی کی وجہ سے فلاحی تنظیم "سیو دی چلڈرن" نامی تنظیم نے دھمکی دی ہے کہ افغانستان میں طالبان کے زیر تسلط علاقے میں امدادی سرگرمیاں بند کر دی جائیں گی۔

○○○

امن مذاکرات کا انحصار

فرانس کے صدر جنہوں نے گزشتہ دنوں کھل کر اسرائیل کی مخالفت اور فلسطینیوں کی حمایت کا اعلان کیا تھا' انہوں نے مصر کے صدر حسنی مبارک کے ساتھ ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ اسرائیل اور عربوں کے درمیان مذاکرات کا انحصار اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو کے رویے پر ہے۔ فرانسیسی صدر مسٹر جیکوئس شیراک اسرائیل اور فلسطینی علاقوں کے بعد اب مصر کے دورے پر ہیں۔

دریں اثناء فلسطینی ترجمان خاتون مسز حنان اشراوی نے کہا ہے کہ موجودہ اسرائیلی حکومت کی طرف سے غزہ کی پٹی اور مغربی کنارے پر اسرائیلی آباد کاروں کی بستیوں میں توسیع کے منصوبے سے امن مذاکرات کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔

○○○

دلائی لامہ کا بیان

چین کے زیر قبضہ تبت کے علاقے کے روحانی اور سیاسی لیڈر دلائی لامہ نے کہا ہے کہ وہ تبت کو چین سے آزاد کرانے کی خواہش نہیں رکھتے انہوں نے کہا ہے کہ اگرچہ تبت کی آزادی تبت کے عوام کا تاریخی اور قانونی حق ہے لیکن تبت اور چین کا اقتصادی تعلق تبت کے عوام کی مالی بہبودی کا ضامن ہے۔ اس لئے وہ تبت کو چین کے ساتھ ہی منسلک رکھنا چاہتے ہیں۔

چین کے مخالف عناصر چین کو زچ کرنے کے لئے جس ایشو کا سب سے زیادہ سہارا لیا کرتے تھے وہ دلائی لامہ کے بیانات اور تبت کے بودھ عوام کی آزادی کی جدوجہد ہوا کرتی تھی۔ اسی وجہ سے دلائی لامہ کو چند سال پیشتر امن کا عالمی نوبل انعام بھی دیا گیا تھا۔ اس کا مقصد یہی تھا کہ دنیا کو بتایا جائے کہ تبت کے یہ روحانی اور سیاسی لیڈر چین سے آزادی حاصل کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔ لیکن دلائی لامہ کے حالیہ بیان نے چین کے مخالفین کی امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے۔ اور چین کے مخالفوں کے ہاتھوں سے چین کو تنگ کرنے کا ایک بڑا ذریعہ جاتا رہا ہے۔

○○○

تعارف

لندن سے چھپنے والے اخبار احمدیہ کا ستمبر اکتوبر 1996ء کا شمارہ پیش نظر ہے۔ اس میں دائیں طرف ٹائٹل پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی شبیہ مبارک ہے۔ آپ اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں مجلس عرفان منعقدہ 28۔ جولائی 1996ء میں سوالات کے جواب ارشاد فرما رہے ہیں۔ بائیں جانب حضرت صاحب کے ساتھ کچھ دیگر افراد بھی ہیں۔ اور آپ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔

بلیٹین کے آغاز میں "جماعت احمدیہ برطانیہ کے 31 ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد" سب سے پہلا عنوان ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ 67 ممالک کے 13 ہزار سے زائد افراد نے شمولیت کی۔ اس موقعہ پر عالمی شوریٰ بھی منعقد کی گئی اور عالمی بیعت بھی۔ اور ان کے علاوہ مجلس عرفان اردو بولنے والے اور غیر از جماعت مہمانوں کے ساتھ انگریزی میں مجلس سوال و جواب۔ اور بتایا گیا ہے کہ ایک سال میں 96 ممالک کی 182 قوموں کے 1602721 افراد نے احمدیہ جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ اس کے بعد حضرت صاحب کے ایک خطبے کا خلاصہ جس کا عنوان ہے "توحید کا مضمون سچائی سے تعلق رکھتا ہے جو معزز علم ہے غلبہ لاتا ہے اور پھر حکمت سے تعلق رکھتا ہے۔" جلسے کے موقعہ پر اختتامیہ خطاب کے خلاصے کا عنوان ہے "مشرق و مغرب۔ شمال و جنوب سے پرندہ صفت روحیں اس عالمی اجتماع میں کھنچی چلی آئی ہیں۔

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز مستورات سے حضرت صاحب نے خطاب فرمایا اس خطاب کے خلاصے کا عنوان ہے "اپنے بچوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت کے گیت نقش کر دیں۔ اگر ایسا کریں گی تو جہاں کہیں بھی انہیں پھینک دیں گی وہ خدائی وجود بن کر ابھریں گے۔" عالمی بیعت کے متعلق لکھا گیا ہے کہ "عالمی بیعت کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ کے حضور عالمی سجدہ تشکر ادا کرتے ہوئے روحیں سجدہ ریز ہو گئیں "اس خبر کا متن یہ ہے۔

مورخہ 28۔ جولائی بروز اتوار جلسہ گاہ میں عالمی بیعت کی تقریب ہوئی۔ اس موقعہ پر خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت صاحب کے دست مبارک پر 1602721 نفوس نے بیعت کا شرف حاصل کیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ مذہبی تاریخ میں یہ ایک نیا سنگ میل ہے۔ اس وقت 96 ممالک کی 182 قومیں احمدیت میں داخل ہو رہی ہیں جب کہ اس وقت 57 زبانوں میں بیعت کا ترجمہ ہو گا اور یہ 57 ممالک بیک وقت بیعت کے الفاظ دہرائیں گے۔

حضرت صاحب نے مزید فرمایا کہ ایسے موقع پر نعرے لگا کر جذبے کا اظہار کرنا ہمارے ماحول کے مزاج کے خلاف ہو گا یہ وقت وہ ہے جب روحیں سجدہ ریز ہونی چاہئیں۔ سو آج کے بعد ہمارا اظہار تشکر یہ ہو گا کہ بیعت کے معاً بعد جس سمت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بی ہوں سجدہ ریز ہو جائیں۔ اس طرح ایک عالمی سجدہ خدا تعالیٰ کے حضور تشکر کا سجدہ ہو گا۔

اس کے بعد حضرت صاحب نے بیعت کے الفاظ دہرائے اور اللہ تعالیٰ کے حضور عالمی سجدہ تشکر ادا کیا گیا۔

اس بلیٹین کے انگریزی حصے میں بھی 31 ویں سالانہ جلسے کی جھلکیاں دی گئی ہیں۔ اس سلسلے میں ایک مفصل رپورٹ ہے جس میں جلسے کے دوران تقریر فرماتے ہوئے اور عالمی بیعت کے وقت کی تصاویر شامل ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ بلیٹین نہایت اچھے کاغذ اور کور پر شائع ہوتا ہے اور دیدہ زیب کہلانے کا مستحق ہے ہم اس کی ترتیب اور اشاعت میں حصہ لینے والوں کے لئے تہہ دل سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق دیتا رہے اور اسے قبول فرمائے۔ (ن-س)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 31- اکتوبر 1996ء

12-00 (رات) جرمن پروگرام
1-00 (رات)- اردو کلاس (نیا)
2-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل المائدہ آلو گوشت
3-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھک کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 30-10-96 (دوبارہ)
4-00 عربی زبان سیکھئے۔
4-30 عربی پروگرام قصیدہ نظم۔
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں
5-30 چلڈرنز کارنر۔
6-00 لقامع العرب (دوبارہ)
7-00 درثمین حصہ 14 (دوبارہ)
7-30 متفرق پروگرام
8-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)
9-00 عربی زبان سیکھئے- (دوبارہ)
9-30 عربی پروگرام قصیدہ نظم
10-00 نیچرل کیور ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں
11-30 چلڈرنز کارنر۔
12-00 دوپہر سندھی پروگرام
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل آلو گوشت (دوبارہ)
2-00 لقامع العرب (دوبارہ)
3-00 اردو پروگرام سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ- سیرت حضرت مولوی محمد حسین صاحب
4-00 اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں
5-30 ڈچ زبان سیکھئے
6-00 چینی پروگرام (-) اصول کی فلاسفی
7-00 (شام) نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
8-00 کوئز پروگرام مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان
8-30 الزامات کے جوابات' از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سیشن 12 31-3-94 (حصہ دوئم)
9-00 لقامع العرب نمبر (نیا)
10-00 بوسنین پروگرام
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30870 میں طفیل محمد ولد ثناء اللہ خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 61 سال بیعت 83-3-4 ساکن دھرکالی ضلع سیالکوٹ حال دارالصدر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-7-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین پونے اٹھارہ ایکڑ چاہی واقع دھرکالی ضلع سیالکوٹ مالیتی۔/710000 روپے۔ اور احاطہ برقبہ پانچ مرلہ واقع دھرکالی ضلع سیالکوٹ مالیتی۔/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2785 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ۔/15000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد طفیل محمد 2/5 دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 نصیر احمد کوارٹر نمبر 34 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر2 اظہر محمود پسر موصی۔

پتہ درکار ہے

○ مکرم منیر احمد صاحب بھٹی وصیت نمبر 17588 ولد مکرم علی محمد صاحب ساکن مکان نمبر 587 بلاک B شاہ بھٹائی کالونی کراسنگ کورنگی۔ کراچی کا 1994ء کے بعد دفتر ہذا سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔ اگر موصی صاحب خود پڑھیں یا ان کے عزیز و اقارب پڑھیں تو مکمل اڈریس کے ساتھ دفتر ہذا کو مطلع کریں۔ (مجلس کارپرداز)

ایک گذارش

الفضل احمدیہ جماعت کا واحد روزنامہ ہے۔ اور جیسا کہ حضرت امام الثانی نے فرمایا تھا کہ اس کی اہمیت روز بروز بڑھتی جائے گی حتیٰ کہ ایک وقت آئے گا کہ لوگ اس کا ایک ایک پرچہ ایک ایک ہزار روپے میں خریدنے کے لئے تیار ہوں گے۔ یہ اخبار ہماری تاریخ کے انضباط کے لئے متعدد ذرائع میں سے ایک اہم ذریعہ ہے۔ اگر آپ کے پاس آپ کا کوئی خط یا آپ کو کسی کا لکھا گیا کوئی خط یا مسودہ یا کوئی آپ کی تصنیف کردہ کتاب موجود ہے اور اسے آپ آئندہ کے احمدی مورخ کے لئے محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو الفضل میں اس کا ذکر کیجئے۔ ہم اسے اپنی سعادت سمجھیں گے کہ یہ آئندہ کے مورخ کے لئے ضروری مواد فراہم کرنے کا باعث بنیں۔

(ادارہ)

بقیہ صفحہ 1

خدا ہی دے دیتا اگر دینا منظور ہو تا کلام الٰہی کے دل سورہ یاسین میں ایسا لکھا ہے۔ (-) آج کل چونکہ قحط ہو رہا ہے انسان اس نصیحت کو یاد رکھے اور دوسرے بھوکوں کی خبر لینے کو بقدر وسعت تیار رہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے لئے یتیموں۔ مسکینوں اور پابند بلا کو کھانا دیتا رہے۔ مگر صرف اللہ کے لئے دے۔ یہ تو جسمانی کھانا ہے روحانی کھانا ایمان کی باتیں رضا الٰہی اور قرب کی باتیں یہاں تک کہ مکالمہ الٰہیہ تک پہنچا دینا اسی رنگ میں رنگین ہو تا ہے۔ یہ بھی طعام ہے۔ وہ جسم کی غذا ہے یہ روح کی غذا۔ منشا یہ ہو کہ اس لئے کھانا پہنچاتے ہیں کہ (-) کہ ہم اپنے رب سے ایک دن سے جو عبوس قمطریر ہے ڈرتے ہیں۔ عبوس تنگی کو کہتے ہیں۔ قمطریر دراز یعنی قیامت کا دن تنگی کا ہو گا اور لمبا ہو گا۔ بھوکوں کو مدد کرنے سے خدا تعالیٰ قحط کی تنگی اور درازی سے بھی نجات دیتا ہے۔ نتیجہ یہ ہو تا ہے (-) خدا تعالیٰ اس دن کے شر سے بچا لیتا ہے اور یہ بچانا بھی سرور اور تازگی سے ہو تا ہے۔

میں پھر کہتا ہوں کہ یاد رکھو آج کل کے ایام میں مسکینوں اور بھوکوں کی مدد کرنے سے قحط سالی کے ایام کی تنگیوں سے بچ جاؤ گے۔ خدا تعالیٰ مجھ کو اور تم کو توفیق دے کہ جس طرح ظاہری عزتوں کے لئے کوشش کرتے ہیں ابدالاباد کی عزت اور راحت کی بھی کوشش کریں۔

(از خطبہ 20- اکتوبر 1899ء)

بقیہ صفحہ 3

رحیمیت کا قائل ہوں وہ بھی رحمت کا ایک جلوہ ہے۔ لیکن اس کے پیچھے بھی رحمانیت ہی جلوہ گر ہو رہی ہے۔ یا یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں یہ کرتا ہوں یا وہ کرتا ہوں اس واسطے مجھے کچھ مل گیا۔ یہ بات غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کبر اور غرور سے محفوظ رکھے۔ اگر آپ نے ہدایت پر قائم رہنا ہے۔ تو (کلام الٰہی) کہتا ہے کہ خدائے رحمٰن سے منہ نہ موڑو اگر خدانخواستہ کسی نے خدائے رحمٰن سے منہ موڑ لیا تو پھر ہلاکت ہے پھر شیطان اس کی روح پر قابض ہو جاتا ہے۔ پھر وہ شیطان کے تصرف میں آجاتا ہے۔ پھر وہ شیطان کی رعایا بن جاتا ہے بچپن میں کہانیاں سنا کرتے تھے کہ ایک شخص نے اپنی روح دنیوی دولتوں اور عزتوں کی خاطر شیطان کے پاس بیچ دی وہ تو ایک کہانی تھی مگر اس وقت بڑی سبق آموز کہانیاں ہوا کرتی تھیں۔

پس جانے والوں کے لئے دعائیں کریں اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی رحمتوں سے نوازتا رہے۔ اور رحمانیت کے جلوے ہمیں دکھائے اور ہمارے دل میں سوائے رحمٰن خدا کے اور کسی کا پیار نہ ہو۔ یعنی اپنے نفس کا یا اس کے کسی پہلو کا کوئی تصور ہمارے دل میں نہ ہو۔ صرف رحمٰن خدا کا جو بے عمل فیضان کرنے اور بلا استحقاق دینے والا ہے ہمارے دل میں پیار ہو جہاں تک خدا تعالیٰ کا تعلق ہے ہمارے سارے اعمال مل کر بھی کوئی عمل بنتا ہے؟ اس کے مقابلہ میں اس کی عظمت کے مقابلہ میں اور اس کے جلال کے مقابلے میں' اور اس کی کبریائی کے مقابلے میں ہمارے اعمال کوئی چیز نہیں اور اس کو ان کی ضرورت نہیں وہ غنی ہے۔ پس خدا کرے کہ ہمیں یہ توفیق ملے کہ جانے والوں کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے ہم ان کے لئے دعائیں کرنے والے ہوں اور دنیا کی بھلائی کے لئے اور اپنے لئے یہ دعائیں کرنے والے ہوں کہ ہماری توجہ اور ہمارا منہ ہمیشہ خدائے رحمان کی طرف لگا رہے۔ اور شیطان کا کبھی ہم پر تسلط نہ ہو اور خدا تعالیٰ کی رحمتوں سے ہم اپنی اپنی استعداد کے مطابق حصہ لینے والے ہوں اور جب جائیں تو جو موجود ہوں ان کے لئے ہم نمونہ ہوں۔ ان کے لئے عبرت کا مقام نہ بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے"۔

بقیہ صفحہ 4

کو بٹہ لگایا تھا۔ جب کہ اس مقدس شہر کو ظلم و بدنامی کے رنگ میں انہوں نے رنگین کر دیا تھا۔ جہاں رحم اور محبت کا وعظ جناب مسیحؑ نے سنایا تھا۔ اور فرمایا تھا کہ خیر و برکت والے ہیں وہ لوگ جو رحم کرتے ہیں ان پر خدا تعالیٰ کی برکتیں نازل رہتی ہیں۔"

مسلمانوں کی اپنے مفتوحین سے سلوک کی یہ چند مثالیں ہیں جو قارئین کرام کے سامنے پیش کی گئی ہیں۔ ورنہ تاریخ اسلام ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے..... کیا ان واقعات کی روشنی میں ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ مسلمان بادشاہوں نے بزور شمشیر اپنی غیر رعایا کو اسلام میں داخل کر لیا؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری ربوہ

خبریں

ربوہ : 30- اکتوبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 15 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 29 درجے سنٹی گریڈ

○ قائم مقام صدر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ فی الحال اسمبلی توڑنے والے حالات نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایسا کوئی موقعہ آیا تو ماہرین سے مشورہ کیا جائے گا کہ قائم مقام صدر اسمبلی توڑ سکتا ہے یا نہیں ویسے بھی صدر آج واپس آ رہے ہیں اس لئے ایسا سوچنے کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے نئے انتخابات کے بارے میں تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ وہ صدارتی طرز حکومت نافذ کرنے جیسی کوئی چیز نہیں دیکھ رہے انہوں نے مزید کہا کہ عوام صرف کرپشن سے نہیں بلکہ اور بھی بہت سی چیزوں سے پریشان ہیں احتجاج سے روکنے کا معاملہ عدالت میں ہونے کی وجہ سے انہوں نے کہا کہ بہتر ہے فیصلہ ہائی کورٹ ہی کرے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت مالی مشکلات کا شکار ہے اور ہم بجٹ کا بڑا حصہ دفاع پر خرچ کرتے ہیں اگر ہمارا ہمسایہ امن پسند ہو تو ہم جو رقم دفاع پر خرچ کرتے ہیں ترقیاتی کاموں پر خرچ کریں۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر سید یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ اپوزیشن نے استعفے دیئے تو منظور کرلوں گا۔ انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی دو عملی کا شکار ہے۔ وہ پارلیمنٹ کو ناجائز اور بدعنوان قرار دیتے ہیں اور دھرنا دے کر اس کی مسلمہ حیثیت کو عملی طور پر تسلیم کر رہے ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اپوزیشن اتنا بڑا قدم اٹھانے سے گریز کرے گی جمہوری معاشرہ میں پارلیمنٹ باوقار اور بالادست ادارہ ہوتا ہے لیکن اپوزیشن پارلیمنٹ کا تقدس مجروح کر کے جمہوریت پسند ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔ اور قومی مسائل کو مناسب فورم پر حل کرنے کی بجائے گلی کوچوں میں لے جانے کو ترجیح دیتی ہے۔ حالانکہ انہیں احتجاج اسمبلی میں آکر کرنا چاہئے۔ انہوں نے اپوزیشن لیڈر میاں نواز شریف کے متعلق کہا کہ وہ اچھے سیاست دان ہیں۔ ان کی سیاست اور تحریک میں تشدد نہیں انہوں نے کہا کہ ملکی مفادات کے لئے حکومت اور اپوزیشن کو مل کر کام کرنا چاہئے۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ پارلیمانی کمیٹیوں کے طریقہ کار اور تشکیل میں بنیادی تبدیلیاں کی جائیں گی۔ پاکستانی عوام نے جمہوریت کی بالادستی برقرار رکھنے کا تہیہ کیا ہے۔ آئین میں پارلیمنٹ کی بالادستی یقینی بنائی گئی۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں ڈاکٹر فاروق عبداللہ کے برسراقتدار آنے کے باوجود خونریزی کا سلسلہ نہ صرف شدت سے جاری ہے بلکہ اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔

○ قطر کے امیر شیخ احمد نے اپنے چھوٹے بھائی شیخ عبداللہ کو نیا وزیر اعظم مقرر کیا ہے اور انہیں نئی کابینہ تشکیل دینے اور وزراء کے نام پیش کرنے کی ہدایت کی ہے۔ قبل ازیں وزیر اعظم کا عہدہ امیر قطر کے پاس تھا جبکہ شیخ عبداللہ وزیر داخلہ اور نائب وزیر اعظم تھے۔

○ ماحولیات اور موسمیات سے متعلق سارک کی فنی کمیٹی نے کولمبو میں اعلان کیا ہے کہ ریجنل ایوارڈ سکیم کے تحت اگلا ایوارڈ پاکستانی سائنس دان غلام رسول کو دیا جائے گا۔

○ امریکی صدر کلنٹن نے اسرائیلی وزیر اعظم اور فلسطینی صدر یاسر عرفات پر زور دیا کہ وہ امن مذاکرات کو کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں انہوں نے کہا کہ اسرائیل اور فلسطین مغربی کنارہ کے شہر ہبرون سے اسرائیلی فوج کے انخلا کے متعلق جلد از جلد کوئی تصفیہ کریں۔

○ مقبوضہ کشمیر میں جھڑپوں کے دوران ایک میجر اور کیپٹن سمیت 12 بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ بنگلہ دیش میں بسوں کے تصادم کی وجہ سے 15 افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ کویت میں رہائش پذیر امریکیوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ محتاط رہیں اور اپنی حفاظت کا بندوبست کریں۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے صدر فاروق احمد خاں لغاری کو مشورہ دیا ہے کہ اگر وہ ایوان صدر میں مزید رہنا چاہتے ہیں تو اسمبلیاں توڑ دیں اور بے نظیر حکومت کو چلتا کریں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ میر مرتضیٰ بھٹو کی بیوہ نے عدالت میں جن افراد کا نام لیا ہے انہیں گرفتار کیا جائے۔ راولپنڈی کے ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے مزید کہا کہ ہماری تحریک ابھی جاری ہے۔ کارکن روزانہ ملک بھر میں جلوس نکالیں گے اور یہ احتجاج اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ ظلم کی سیاہ رات ختم نہیں ہو جاتی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ صالح اور دیانت دار لوگوں پر مشتمل نگران حکومت بنائی جائے۔ ہم کسی جرنیل کی حکومت قبول نہیں کریں گے۔ اور شاندار اسلامی انقلاب لائیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ 11- نومبر کو مائیں بہنیں اور بیٹیاں اسلام آباد کی طرف مارچ کریں گی۔ اور فیصل مسجد میں قرآن خوانی ہوگی۔

○ 320 بھارتی ماہی گیر اور 39 ٹرالر سمندری طوفان میں لاپتہ ہو گئے ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ اپوزیشن 12- نومبر کو لیاقت باغ میں قومی اسمبلی میں حکومت کے خلاف حتمی اقدام کا اعلان کرے گی۔ ہماری جدوجہد کے منطقی انجام تک پہنچنے کا وقت آگیا ہے۔ اپوزیشن کی اتحادی جماعتوں اور مسلم لیگ کی پارلیمانی پارٹی کے مشترکہ اجلاس کے بعد پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے نواز شریف نے کہا کہ احتساب کی خاطر انتخابات کو نہیں روکا جا سکتا۔ ہم قاضی سے متفق ہیں مگر آئین میں 90 روز کے بعد الیکشن کا بھی ذکر ہے۔ انہوں نے کہا کہ مردم شماری اگلی حکومت پر چھوڑ دی جائے۔

○ لاہور میں جماعت اسلامی کے دھرنا احتجاج کے دوران پولیس اور مظاہرین کے ہنگامے میں زخمی ہونے والا نوجوان چل بسا۔ اس جاں بحق ہونے والے کارکن کے جنازے پر پولیس نے آنسو گیس پھینکی جس پر مزید ہنگامہ ہو گیا۔ ہائی کورٹ لاہور کے قریب ہنگامے کے بعد میت ایمبولینس میں رکھ کر روانہ کر دی گئی۔

○ امریکی محکمہ خارجہ کے ایک عہدیدار نے اسلام آباد میں دھرنا یا ملک میں احتجاجی ہڑتالوں کو پاکستان کا داخلی معاملہ قرار دیتے ہوئے ان پر کوئی تبصرہ کرنے سے انکار کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی کوئی بھی سیاسی شخصیت یا جماعت امریکہ کی ترجیحی پسند نہیں ہے۔ امریکہ پاکستان میں صرف جمہوری اصولوں پر عمل اور جمہوری نظام کے استحکام کا حامی ہے۔ صدر اور وزیر اعظم کے اختلافات، 'ریفرنسز' دھرنے اور ہڑتالیں پاکستان کے داخلی مسائل ہیں جن سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سردست جماعت اسلامی نے اپنا احتجاج ختم کر دیا ہے۔ یہ بات بی بی سی نے جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد کے اس اعلان پر بتائی کہ جماعت اپنی حکومت مخالف مہم ختم نہیں کرے گی بلکہ اس کا اگلا حکومت مخالف دھرنا دو ہفتے کے اندر اندر ہو گا۔

○ سپیکر قومی اسمبلی سید یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ ملک میں کوئی آئینی بحران نہیں تمام ادارے خوش اسلوبی سے چل رہے ہیں ایوان میں تبدیلی کا کوئی امکان نہیں تبدیلی صرف پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ کے تحت ممکن ہے۔ اعتماد کا ووٹ رولز میں نہیں۔ وزیر اعظم چاہیں تو لے سکتی ہیں انہوں نے کہا کہ قاضی ارکان کو استعفوں پر مجبور کر کے بغاوت کر رہے ہیں۔ مگر نواز شریف نے کوئی غیر جمہوری قدم نہیں اٹھایا۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت اپوزیشن مفاہمت نہ ہوئی تو تیسری طاقت کو تقویت ملے گی۔ انہوں نے اعجاز الحق کی نظربندی پر افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ ضروری سمجھا اور ایوان میں ان کی ضرورت محسوس ہوئی تو اجلاس میں ضرور بلواؤں گا۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت کو کوئی خطرہ نہیں۔ ہماری نیت صاف ہے اس لئے سماج دشمن عناصر ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ انہوں نے سختی سے کہا کہ ہم کسی صورت میں بھی بلیک میل نہیں ہوں گے۔

○ برطانوی اخبار فنانشل ٹائمز کے مطابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اس وقت اپنی سیاسی بقاء کی جنگ لڑ رہی ہیں۔ اگرچہ انہیں اپوزیشن سے فی الحال کوئی خطرہ نہیں۔ لیکن انہیں صدر اور فوج کو مطمئن کرنا ہو گا کہ وہ 120- ارب قرضوں واپسی ممکن بنا سکتی ہیں یا نہیں۔ لیکن اگر وہ مطمئن کرنے سے قاصر رہیں تو ان کی حکومت اپنی مدت پوری کئے بغیر ختم کی جا سکتی ہے۔

○ وفاقی وزیر خزانہ سید نوید قمر نے کہا ہے کہ افراط زر اور بجٹ کے خسارے میں کمی کرنا ان کی اولین ترجیحات ہیں۔

ضرورت ملازم
صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے گھر کیلئے ایک باورچی مرد یا عورت جو ہر قسم کے کھانے پکانا جانتے ہوں ضرورت ہے تنخواہ /2500 روپے ماہوار کے علاوہ رہائش کی سہولت بھی مہیا ہوگی۔ فوری رابطہ کریں۔ مرزا مجیب احمد
احمد برادرز ربوہ فون: 21065

احمدی جنتری ۱۹۹۷ء۔ اشاعت کا ۸۰واں سال
احمدی جنتری ۱۹۹۷ء کی ترتیب کا کام شروع ہے نادر تصویر۔ مفید مختصر حوالہ۔ اشتہار اور مشورہ مندرجہ ذیل ایڈریس پر بھجوایا جا سکتا ہے۔
شیخ عبدالماجد ۱۰۰۔ گل زیب کالونی سمن آباد لاہور

مردوں کیلئے خاص دوائیں
سفوف بنولہ • سفوف تالمکھانہ
زد جام عشق خاص • حب اکسیر الرجال
امساکین • حب مقوی
مزید مشورہ و علاج کے لئے مطب میں تشریف لائیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 211538

حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
ہائی بلڈ پریشر کا شافی علاج
فشار کیپسول

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534